31833 - حجرۃ النبی کے خادم کا جھوٹا خواب

سوال

مجھے ایک لیٹر آیا جس میں لیٹر بھیجنے والا کہتا ہے کہ یہ لیٹر مجھے اپنے دوست و احباب کو ضرور بھیجنا ہو گا وگرنہ مجھے بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا لیٹر درج ذیل ہے:
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کے چابی بردار شیخ احمد کی جانب سے: حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چابی بردار شیخ احمد مدینہ منورہ کی جانب سے مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کے نام:
وصیت یہ ہے شیخ احمد کہتا ہے:
میں ایک رات حرم نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کررہا تھا کہ اسی دوران مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں، اور عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتیں، اور بےپرد ہو کر اپنی زیبائش غیر محرم مرد کے سامنے بے لباس ہو کر ظاہر ہوتی ہیں، اور اپنے گھروں سے خاوند کے علم کے بغیر باہر نکلتی ہیں.
اور غنی اور مالدار افراد زکاۃ ادا نہیں کرتے، اور نہ ہی بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور نہ فقراء کی مدد کرتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لوگوں کو بتا دو قیامت قریب ہے، اور آسمان میں ایک ستارہ ظاہر ہو گا جسے تم واضح دیکھو گے، اور سورج تمہارے سروں کے دو نیزوں اور اس سے بھی قریب آ جائیگا، اس کے بعد اللہ تعالی تم میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا، اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائینگے، اور قرآن کریم زمین سے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائیگا.
شیخ احمد کہتا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے کہا: جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی، اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.
اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا، اس لیے میں اس وصیت کو پڑھنے والوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ پڑھیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ طلب کیا ہے کہ میں حرم شریف کے خادموں کے ذمہ دار کو بتا دوں قیامت قریب ہے، اس لیے اللہ سے استغفار کرو.
اور مجھے سوموار والے دن خواب آئی کہ جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالی اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقریبا چالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا.
مجھے پتہ چلا ہے کہ ایک شخص نے تیس ورقے وصیت کاپی کروا کر تقسیم کیے تو اللہ تعالی نے اسے پچیس ہزار

روپے عطا کیے، اسی طرح ایك اور شخص نے اسے نشر کیا تو اللہ تعالی نے اسے چھ ہزار روپے عطا کیے.

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایك شخص نے اس وصیت کو جھٹلایا تو اسی دن اس کا بیٹا گم ہو گیا، بلاشك یہ معلومات صحیح ہیں، اللہ پر ایمان رکھو اور اعمال صالحہ کرو، حتی کہ اللہ تعالی ہمیں ہماری امیدوں کی توفیق دے، اور ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائے، اور ہم پر اپنی رحمت فرمائے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں الاعراف (157).

ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے یونس (63).

ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالی کو بہکا دیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزرے ابراہیم (27).

یہ علم میں رہے کہ یہ وصیت تقسیم کرنے اور دوسرے شخص کے پاس پہنچنے کے چار روز کے بعد اللہ کے حکم سے بہت ساری خیر و بھلائی اور کامیابی لائے گی، یہ علم میں رکھیں کہ یہ معاملہ کھیل تماشا نہیں، آپ اس وصیت کو پڑھنے کے چھیانویں گھنٹوں کے اندر تقسیم کریں.

بیان ہو چکا ہے کہ ایك تاجر کو یہ وصیت پہنچی تو اس نے فورا تقسیم کر دیا جس کے نتیجہ میں اس کی تجارت میں اسے نوے ہزار دینار توقع سے زیادہ فائدہ ہوا، اسی طرح ایك ڈاکٹر کے پاس یہ وصیت پہنچی تو اس کی قدر نہ کی اور وہ گاڑی کے حادثہ میں ہلاك ہو گیا اور اس کی لاش بے حرکت ہو گئی سب اس کے متعلق باتیں کرنے لگے.

ایك ٹھیکدار نے اس سے غلفت برتی تو اس کا بڑا بیٹا قریبی عرب ملك میں ہلاك ہو گیا، برائے مہربانی اس وصیت کے پچیس نسخے تقسیم کریں اور مرسل کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اسے تقسیم کے چوتھے روز خوشی حاصل ہو گی اس لیے کہ یہ وصیت اہم ہے ساری دنیا میں جانی ہے لہذا اپنے دوست کو اس کے پچیس نسخے ضرور ارسال کریں اور کچھ روز کے بعد آپ کو وہ کچھ ملے گا جو اوپر بیان ہوا ہے اللہ پر ایمان لاؤ اور اعمال کرو.

برائے مہربانی اس کا جواب دیں کیونکہ میں نے اس پر عدم وثوق ہونے اور صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر ابھی تك کسی دوسرے کو ارسال نہیں کیا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب یہ جھوٹي وصیت ہم برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جو وقتا فوقتا لوگوں میں پھیلائي جاتي اور اس کی اشاعت کی جاتي ہے.

اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلا مکار اور دغاباز ایک بار یہ کہتا ہے کہ انہوں نے نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت خواب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وصیت کی ذمہ داري سونپي، اور اس آخري پمفلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے، مکار اور دغاباز لکھتا ہےکہ جب انہوں نے سونے کی تیاري کی تو انہیں نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوا، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار بحالت بیداري ہوا نہ کہ بحالت خواب.

کذاب نے اس وصیت میں بہت سي باتیں ایسي ذکر کی ہیں جو کھلم کھلا جھوٹ اور واضح طور پر بےبنیاد ہیں، ان شاءاللہ آج کی اس مختصر گفتگو میں آپ کو حقائق سے باخبر کرونگا، جیسا کہ گزشتہ برسوں میں لوگوں کو آگاہ کرچکا ہوں کہ ساري باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بیناد ہیں پھر جب مجھے اس آخري اشاعت کی اطلاع ملي اس کی بابت کچھ لکھنے میں متردد ہوا کیونکہ اس کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں اوراس کے گھڑنے والے کاعظیم جھوٹ پوري طرح واضح ہے.

میرے وہم وگمان میں بھي نہ تھا کہ اس طرح کی باطل چیز معمولي سوجھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل جائے گي، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتلایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائي تیزي کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور بعض لوگ اسے سچ بھي مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے لوگوں پر ذمہ داري ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بے نقاب ہو جائے، اور ہر شخص خود کو دھوکہ سے بچا سکے، اگر کوئي صاحب علم وایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوج بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تو وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا کہ یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازي پر مبني ہے.

ہم نے شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹي بات ہے، جو شیخ احمد کی جانب منسوب کر دي گئی ہے، جب کہ انہوں نے قطعا یہ باتیں نہیں کہي ہیں، وہ اس دارفاني سے مدتوں پہلے کوچ کر گئے ہیں.

اگر بالفرض شیخ احمد یا ان سے بھي بزرگ کوئي شخصیت یہ دعوي کرے کہ وہ نیند یا بیداري کی حالت میں دیدار نبوي سے مشرف ہوا اور آپ نے اسے یہ وصیتیں کیں تو ہم بلاریب و تردد یہ کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے، یا اس طرح کی وصیتیں کرنے والا شیطان ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ومطہرہ نہیں ہے، اس کی مختلف وجوہات ہیں جنہیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

پہلي وجہ: وفات نبوي کے بعد آپ صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداري ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفي یہ دعوي کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداري نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلي اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبي کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطي پر ہے، اس پر

حق خلط ملط ہوگیا اوروہ ایک عظیم غلطي کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب وسنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کي، کیونکہ مردے اپني قبروں سے بروز قیامت ہي نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالي نے فرمایا:

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون المومنون (23 / 15 ـ 16).

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہي ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطي کا مرتکب اورحق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیروي کرنے والے اس پر چلےتھے.

دوسري وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفاني سےکوچ کرچکے ہوں کسی بھي صورت میں خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے ، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سي خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہي دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے.

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت ودیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو ہي آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئي اور صورت تھي؟

محدثین کا اصول ہےکہ اگر کوئي حدیث نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے.

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتي ہواور ان دونوں میں تطبیق بھي ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کردیا جائے گا.

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہي ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کردیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا.

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتي ہے جس کا بیان کرنے والا غیرمعروف اور اس کی عدالت وامانت پردہ خفا میں

ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالي ہو بلاتامل ردي کی ٹوکري میں ڈال دي جاني چاہیئے.

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سي ایسي باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہي ہوں نیز دین میں ایسي باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دي ہے.

رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من قال علي مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار "

جس نے میري جانب ایسي بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہي ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے.

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسي باتیں منسوب کی ہیں جوآپ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائي ہیں، اور آپ صلي اللہ علیہ وسلم پر انتہائي خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلدازجلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جوشخص کوئي غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگي جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپني غلطي سے پھرگیا اور اسے تسلیم کرلیا ہے.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد مابيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (159/2-160) .

جولوگ ہماري اتاري ہوئي دلیلوں اورہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپني کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والاہوں.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آیت کریمہ میں واضح فرما دیا کہ جو حق کی معمولي بات بھي چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگي جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شریعت عطا فرما کراپني نعمت کا اتمام اور اپنے نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دي جب کہ دین

مکمل ہوگیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہو گئی.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام دينا ألمائدة(5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضي ہوگیا.

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودہویں صدي میں ظہور پزیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہي پر جنت وجہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا.

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی "

یہ انتہائي قبیح جھوٹ اوراس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم وحیا سے عاري اور دروغ بیاني پر انتہائي دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹي بات کو لکھنے اور اسے دوسروں کے پاس منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور نہ ہي ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلي اللہ علیہ وسلم کی رسالت پرایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لائي ہوئي شریعت کی پیروي کرتا ہو، صرف یہي ایک جھوٹي بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشرکے جھوٹے، بے شرم، کنند ذہن اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کی لائي ہوئي ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافي ہے.

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھي بہت سي ایسي چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزار قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بد دعائیں کرے، کہ وہ اپني اس بات میں سچا ہے پھر بھي قطعا وہ سچا نہیں ہے، اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالي، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحريروں سے باخبر ہرمسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہيں ايسي گواہي جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ ميں حاضر ہونگے کہ يہ وصيت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم پر الزام تراشي ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالي ذليل و رسوا کرے اور اسے ايسي سزائيں دے جسکا وہ مستحق ہے.

نيز اس وصيت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ ديگر بہت سي چيزيں بھي دلالت کرتي ہيں، ان ميں سے بعض ذيل ميں ذکر کی جاتي ہيں:

پہلي دليل: جو چيزيں اس وصيت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتي ہيں ان ميں سے ايک جعل ساز کا يہ کہنا کہ:

" اس ہفتہ ميں چاليس ہزار لوگ بغير ايمان کے جاہليت کی موت مرے ہيں "

اس بات کا تعلق علم غيب سے ہے اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم اپني حيات مبارکہ ميں غيب نہيں جانتے تھے تو وفات کے بعد غيب داني کی بات کيسے کہي جاسکتي ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم کی وفات کے بعد وحي کا سلسلہ بھي منقطع ہوگيا "تو پھر آپ اپني امت کے احوال سے باخبر کيسے ہوسکتے ہيں "

جيسا کہ ارشاد باري تعالی ہے:

قل لاأقول لكم عندي خزائن الله ولاأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبي صلي اللہ عليہ وسلم آپ کہہ ديجئے کہ نہ تو ميں تم سے يہ کہتا ہوں کہ ميرے پاس اللہ کے خزانے ہيں اور نہ ہي ميں غيب جانتا ہوں.

اور ايک دوسرےمقام پر اللہ تعالي نے فرمايا:

قل لايعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله النمل (27/65).

اے نبي صلي اللہ عليہ وسلم لوگوں کوبتلا ديجئے کہ آسمان وزمين والوں ميں سے سوائے اللہ کے کوئي غيب نہيں جانتا.

صحيح حديث ميں وارد ہے کہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يرد رجال عن حوضي يوم القيامة فأقول يارب أصحابي أصحابي فيقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح" وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد " بروز قيامت

کچھ لوگوں کومیرے حوض سے بھگایا جائےگاتومیں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کرلي تھیں، آپ صلي اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: میں اس وقت وہي کہوں گا جو نیک بندے (عیسي علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نےمجھ کو اٹھالیا تو تو ہي ان مطلع رہاا اورتو ہر چیز کی پوري خبر رکھتا ہے.

دوسري دلیل : اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر دوسري دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالي اور نہ ہي اس کے بندوں سے شرم آتي ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں توپھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہےکہ یہ خبیث لوگوں پر حق وباطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسي نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسي من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کردیں جنھیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگي اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالي کے ذریعہ ذلت ورسوائي کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

تیسري دلیل: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر تیسري دلیل دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا"

یہ بات بھي بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدي میں

ایک غیر معروف شخص نےرسول الله صلي الله علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتاں ہے.

دلائل اورحقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پربہت جرات وجسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتي ہے.

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ شائع نہیں کیا اس کے باوجود ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، اور بےشمار لوگ ایسے بھي ہیں جنہوں نے اسے کئي بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت وافلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالي کی پناہ میں آتےہیں کہ کہیں ہمارے دل کجي اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں.

شریعت مطہرہ نےافضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھي مذکورہ فضائل اور اجرو ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسےحاصل ہوسکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سےکفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالي ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھي کس قدر مہربان اور بردبار ہے.

چوتھي دلیل: اس وصیت نامہ کے کلي طور پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے کی چوتھي دلیل دھوکہ باز کا یہ کہنا ہےکہ:

" جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالی اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقریبا چالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا"

یہ بھي جھوٹ پر ایک بہت بڑي جرات اور قبیح درجہ کی غلط بات ہے، دھوکہ باز ترغیب وترہیب پر مشتمل ان جملوں کےذریعہ لوگوں کو اپنے اس جھوٹ کی تصدیق کی جانب بلانا چاہتا ہے اور انہیں یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس وصیت نامہ کو شائع کر کے روزی حاصل کریں اور مشکلات سے نجات پائینگے، اور جھٹلانے کی صورت میں نقصان اٹھائینگے.

اللہ کی قسم اس کذاب نے اللہ تعالي پر بہت بڑي تہمت لگائي ہے، اللہ کی قسم اس نے ناحق کفریہ بات کہي ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کرنے والا ہي کافر ہونے کا مستحق ہے، اور جو اسے جھٹلائے وہ ہرگز

کافر نہیں ہوگا، کیونکہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس کی ازروئے صحت کوئي سند نہیں ہے، ہم اللہ تعالي کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ اور اس کا گھڑنے والا کذاب ہے، وہ لوگوں کے لئے اللہ تعالي کی مرضي کےخلاف شریعت پیش کرنا چاہتا ہے، اور دین میں ایسي باتیں داخل کرنا چاہتا ہےجن کا دین سے دور کا بھي واسطہ نہیں ہے، اللہ سبحانہ وتعالي نے اس امت کے لئے دین اسلام کو اس جھوٹ سے چودہ سوسال پہلے مکمل فرمادیا.

قارئین کرام اور دیني بھائیو! آپ اس طرح کی خود ساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سےخود کو بچائیں کیونکہ حق ایک روشني ہے جو اس کے طلبگار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لہذا حق کو دلائل سےطلب کریں اور جس مسئلہ میں دقت پیش آئے اسےاہل علم سے معلوم کرلیا کریں، کبھي بھي دھوکہ بازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ ابلیس لعین نے بھي تمہارے والدین آدم وحوا سے قسمیں کھائي تھیں کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں، جبکہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغاباز تھا.

جیسا کہ اللہ تعالي نے سورۃ اعراف میں اس کی بابت فرمایا:

وقاسمهما إني لكما لمن الناصحينالاعراف (7 / 21).

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم وحوا) کے روبرو قسم کھا کر کہا کہ یقین جانیئے کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں.

شیطان اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے دھوکہ بازوں سے بچو کیونکہ ان کے پاس لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کے لئے بےشمار جھوٹي قسمیں، بد عہدیاں اور بناوٹي باتیں ہیں.

اللہ تعالي مجھے اور تمام مسلمانوں کوشیطان کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ حق سے منحرف لوگوں کنگمراہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروفریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالی کے نور (دین اسلام) کو اپني پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس کنمدد کرنے والا ہے، اگرچہ اللہ تعالي کے دشمن شیطان اور اس کے پیروکار کفار وملحدین کو ناگوار گزرے.

جہاں تک برائیوں کےعام ہونے کے متعلق اس دھوکہ باز نے لکھا ہے، تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منکرات وفواحش سے انتہائي ڈرایا دھمکایا ہے، دراصل کتاب وسنت ہي کپیروي میں ہدایت ہےاور بس یہي دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافي ہیں.

ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتےہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، اور انہیں حق کی پیروي اور اس پر ثابت

قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم وکرم کرنے والا ، ہر چیز پر قادرہے.

رہي یہ بات کہ اس وصیت نامہ میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے، تواحادیث نبویہ میں علامات قیامت کا مفصل ذکر موجود ہے، قرآن کریم نے بھي بعض کی جانب اشارہ کیا ہے، لھذا جو شخص اس بارے میں جاننا چاہتا ہو تو اسے یہ چیزیں احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تالیفات میں مل سکتي ہیں ، لوگوں کو اس دھوکہ باز اور اس طرح کنگمراہیوں کی جانب توجہ دینے کی قطعا کوئي ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے اللہ تعالی ہي کافي ہے، وہ بہترین کارساز ہے اور ہم بلند وبرتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں. اھ

اس وصیت سے بچنے اور احتراز کرنے کے متعلق شیخ صالح الفوزان کا کالم مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (1082) میں نشر ہوا وہ کہتے ہیں:

یہ وصیت بہت قدیم و پرانی لکھی ہوئی ہے، مصر میں اسی برس قبل ظاہر ہوئی تھی، اہل علم نے اس کا بطلان بیان کیا اور اسے کھوٹی اور بناوٹی قرار دیا اور اس میں جو کذب و باطل تھا بیان کیا ان علماء میں محمد رشید رضا رحمہ اللہ شامل ہیں انہوں نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا:

ہم اس مسئلہ کا جواب 1322 ھ میں دے چکے ہیں، ہمیں یاد ہے کہ جب ہم حروف تہجی اور خط کے طالب علم تھے اس وقت بھی ہم نے اس وصیت کو دیکھا تھا اور اب تك کئی بار دیکھ چکے ہیں، یہ سب حجرہ نبویہ کے خادم شیخ احمد نامی شخص کی طرف منسوب ہیں، اور یہ وصیت قطعی طور پر جھوٹی ہے، جس نے بھی علم و دین کی ہلکی سے خوشبو سونگھ رکھی ہے وہ اس کے جھوٹا ہونے میں اختلاف نہیں رکھتا، اس کی تصدیق صرف ان پڑھ اور عامۃ الناس ہی کرتے ہیں.

پھر انہوں نے اس کا طویل رد کیا ہے جس میں انہوں نے جھوٹ و افترا کو باطل کرتے ہوئے مفید کلام کی ہے، پھر یہ وصیت بعض جاہلوں کے ہاتھ لگی اور انہوں نے اسے شائع کرنا شروع کر دیا، اور اس میں جو وعدہ اور وعید و دھمکی سنائی گئی ہے اس سے متاثر ہو کر تقسیم کرنی شروع کر دی، کیونکہ جس فاجر شخص نے اس کی اختراع کی ہے وہ اس وصیت میں کہتا ہے:

جو شخص اس کے اتنے نسخے چھاپ کر تقسیم کرے گا وہ اپنی غرض و مقصد حاصل کر لیگا، چاہے وہ گنہگار ہو تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیگا، اور اگر وہ ملازم ہے اس کی ترقی ہو جائیگی، اور اگر وہ مقروض ہے تو اس کے قرض کی ادائیگی ہو جائیگی.

اور جو شخص اس وصیت کو جھٹلائے گا اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، اور اسے یہ یہ سزا ملے گی، چنانچہ جب اسے کچھ جاہلوں نے پڑھا تو اس سے متاثر ہو کر اس پر عمل کرتے ہوئے خوف و طمع و لالچ میں اسے شائع کرنا شروع کر دیا.

اسی لیے علماء کرام نے اس وصیت کی کذب بیانی و جھوٹ و افترا واضح کیا اور لوگوں کو اس کی تصدیق اور اسے نشر کرنے سے روکا، ان علماء کرام میں الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ بھی شامل ہیں انہوں نے اس کا بہت اچھا اور مفید رد کیا ہے جس میں کذب و دجل کی وضاحت کی ہے، وہ کہتے ہیں یہ وصیت کئی ایك اعتبار سے باطل ہے:

پہلي وجہ: وفات نبوي کے بعد آپ صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداري ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفي یہ دعوي کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداري نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلي اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبي کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطي پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہوگیا اوروہ ایک عظیم غلطي کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب وسنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کي، کیونکہ مردے اپني قبروں سے بروز قیامت ہي نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالي نے فرمایا:

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون المومنون (23 / 15 ـ 16).

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہي ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطي کا مرتکب اورحق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیروي کرنے والے اس پر چلےتھے.

دوسري وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفاني سےکوچ کرچکے ہوں کسی بھي صورت میں خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے ، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سي خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہي دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے.

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت ودیانت کا ہے، کیا اس نے

درحقیقت نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو ہي آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئي اور صورت تھي؟

محدثین کا اصول ہےکہ اگر کوئي حدیث نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے.

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتي ہواور ان دونوں میں تطبیق بھي ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کردیا جائے گا.

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہي ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کردیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا.

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتي ہے جس کا بیان کرنے والا غیرمعروف اور اس کی عدالت وامانت پردہ خفا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالي ہو بلاتامل ردي کی ٹوکري میں ڈال دي جاني چاہیئے.

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سي ایسي باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہي ہوں نیز دین میں ایسي باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دي ہے.

رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من قال علي مالم أقل فلیتبوأ مقعده من النار "

جس نے میري جانب ایسي بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہي ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے.

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسي باتیں منسوب کی ہیں جوآپ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائي ہیں، اور آپ صلي اللہ علیہ وسلم پر انتہائي خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلدازجلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جوشخص کوئي غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگي جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپني غلطي سے پھرگیا اور اسے تسلیم کرلیا ہے.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد مابيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فأولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (2/159-160) .

جولوگ ہماري اتاري ہوئي دليلوں اورہدايت کو چھپاتے ہيں باوجوديکہ ہم اسے اپني کتاب ميں لوگوں کے لئے بيان کرچکے ہيں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کىلعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرليں اور اصلاح کرليں اور بيان کرديں، تو ميں ان کی توبہ قبول کرليتا ہوں اور ميں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والاہوں.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آيت کريمہ ميں واضح فرما ديا کہ جو حق کی معمولي بات بھي چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہيں ہوگي جب تک کہ وہ خرابيوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے بندوں کے لئے اس دين کو مکمل فرماديا اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شريعت عطا فرما کراپني نعمت کا اتمام اور اپنے نبي صلي اللہ عليہ وسلم کو وفات اس وقت دي جب کہ دين مکمل ہوگيا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہو گئی.

جيسا کہ اللہ عزوجل نے فرمايا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام دينا ألمائدة(5/3)

آج ميں نے تمہارے لئے تمہارے دين کو مکمل کر ديا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کرديا اور تمہارے لئے اسلام کے دين ہونے پر راضي ہوگيا.

اس وصيت نامہ کو گھڑنے والا چودہويں صدي ميں ظہور پذير ہوا ہے جو لوگوں کے دين کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ايک ايسا نيا دين ايجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہي پر جنت وجہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دين کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا.

اس وصيت نامہ ميں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھي بہت سي ايسي چيزيں ہيں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بين ثبوت ہيں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحيح ہونے پر ہزار قسميں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترين عذابوں کی بد دعائيں کرے، کہ وہ اپني اس بات ميں سچا ہے پھر بھي قطعا وہ سچا نہيں ہے، اور اس کی باتيں قابل اعتبار نہيں ہيں، بلکہ قسم بالائے قسم يہ وصيت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالي، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحريروں سے باخبر ہرمسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہيں ايسي گواہي جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ ميں حاضر ہونگے کہ يہ وصيت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم پر الزام تراشي ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالي ذليل و رسوا کرے اور اسے ايسي سزائيں دے جسکا وہ

مستحق ہے.

نيز اس وصيت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ ديگر بہت سي چيزيں بھي دلالت کرتي ہيں، ان ميں سے بعض ذيل ميں ذکر کی جاتي ہيں:

اول:

احکام دین اور وعدہ و وعید اور مستقبل کی خبریں دینا یہ سب امور ایسے ہیں جو اللہ کی جانب سے رسولوں کی جانب وحی کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتے، ۔ اب جبکہ ہمارے لیے اللہ تعالی نے دین مکمل کر دیا ہے اور ہمیں وارث بنایا ہے ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بنا پر وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، کتاب وسنت میں ہی کفائت و ہدایت ہے.

خوابوں اور حکایات سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ غالبا شیطان کی جانب سے ہوتی ہیں تا کہ لوگوں کو ان کے دین سے گمراہ کرے، اس وصیت کو گھڑنے والا یہ وعدہ کر رہا ہے کہ جو اس کی تصدیق کریگا اور اسے نشر کریگا وہ جنت میں داخل ہو گا، اور اس کی ضروریات پوری ہونگی اور مشکلات و مصائب سے چھٹکارا حاصل ہو جائیگا.

اس کے برعکس اس وصیت کو جھٹلانے والے کو آگ میں داخل ہونے کی وعید سنا رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جھٹلانے والے کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، یہ ایك نیا دین ایجاد کرنا اور اللہ سبحانہ و تعالی پر جھوٹ و افترا ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

دوم:

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

" جوشخص اس وصیت کو لکھوا کرایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسري جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا، اور جو اسے لکھوا کرایک جگہ سے دوسري جگہ نہ بھیجے گا وہ بروز قیامت نبي صلي اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا"

یہ انتہائي قبیح جھوٹ اوراس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم وحیا سے عاري اور دروغ بیاني پر انتہائي دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹي بات کو لکھنے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور نہ ہي ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلي اللہ علیہ وسلم کی رسالت پرایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لائي ہوئي شریعت کی پیروي کرتا ہو، صرف یہي ایک جھوٹي بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشرکے جھوٹے، بے شرم، کنند ذہن اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کی لائي ہوئي ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافي ہے.

سوم:

جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتي ہیں ان میں سے ایک جعل ساز اس میں علم غیب کا دعوی کرتے ہوئے کہتا ہے:

" ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک چالیس ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہوکر مرگئے"

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبي صلي اللہ علیہ وسلم اپني حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب داني کی بات کیسے کہي جاسکتي ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلي اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحي کا سلسلہ بھي منقطع ہوگیا "تو پھر آپ اپني امت کے احوال سے باخبر کیسے ہوسکتے ہیں "

جیسا کہ ارشاد باري تعالی ہے:

قل لاأقول لكم عندي خزائن الله ولاأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبي صلي اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہي میں غیب جانتا ہوں.

اور ایک دوسرےمقام پر اللہ تعالي نے فرمایا:

قل لايعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله النمل (27/65).

اے نبي صلي اللہ علیہ وسلم لوگوں کوبتلا دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئي غیب نہیں جانتا.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبي صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" يرد رجال عن حوضي يوم القيامة فأقول يارب أصحابي أصحابي فيقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح" وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد " بروز قیامت کچھ لوگوں کومیرے حوض سے بھگایا جائےگاتومیں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب

ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کرلي تھیں، آپ صلي اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: میں اس وقت وہي کہوں گا جو نیک بندے (عیسي علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نےمجھ کو اٹھالیا تو تو ہي ان مطلع رہاا اورتو ہر چیز کی پوري خبر رکھتا ہے.

اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر ایك دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جوشخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہوگا تو اللہ اسے مالدار کردےگا مقروض ہوگا تو اس کے قرضوں کی ادائیگي فرمادےگا اور اگر گناہگار ہوگا تواس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دےگا.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالي اور نہ ہي اس کے بندوں سے شرم آتي ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں توپھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہےکہ یہ خبیث لوگوں پر حق وباطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسي نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسي من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کردیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگي اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالي کے ذریعہ ذلت ورسوائي کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے کی ایك دلیل یہ بھی ہے کہ دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اللہ کے بندوں میں سے جوشخص اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا وآخرت میں سیاہ ہوگا"

یہ بات بھي بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدي میں ایک غیر معروف شخص نےرسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش

دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتاں ہے.

دلائل اورحقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پربہت جرات وجسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتي ہے.

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بےشمار لوگ ایسے بھي ہیں جنہوں نے اسے کئي بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت وافلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالي کی پناہ میں آتےہیں کہ کہیں ہمارے دل کجي اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں.

شریعت مطہرہ نےافضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھي مذکورہ فضائل اور اجرو ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسےحاصل ہوسکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سےکفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالي ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھي کس قدر مہربان اور بردبار ہے.

چہارم:

دنیا و آخرت میں اجروثواب اور سزا صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی ثابت ہو سکتی ہے، لیکن یہ مفتری اور جھوٹ پرداز اس وصیت کی تصدیق کرنے والے کو ثواب دے رہا ہے، اور اس وصیت کو جھٹلانے